انوار الاولیاء

(ترجمہ)

تذکرۃ الاولیاء

باہتمام کمترین حقیر سراج الحق محمد احمد سجادہ نشین ... عفی عنہ ...

مطبع مجیدی کانپور میں مطبوع ہوا

اپنی علما رح اور اولیا رح اور انبیا ع کی جان پاک کے طفیل سے اس قوم سے شرمندہ مت کیجیو اور اس خاص حمت سے کہ ایزد بخوبی ہے بے نصیب نہ فرمائیو اور اس کتاب کو درجہ قرب کا ذریعہ کیجیو نہ سبب دوری کا اور بیشک تو مالک قبولیت کا ہے - اور اب ہم ان بزرگون کے نام کہ اس کتاب مین ہین - چھیانوے باب مین بیان کرتے ہین - اللہ کے احسان سے اور اسکی بخشش سے

فہرست ابواب

چودھوان باب حضرت ابا یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ عارفون کے سلطان وہ حقیقت جاننے والون کے برہان وہ خلیفہ الٰہی وہ علامۂ نامتناہی وہ ناکامی کی جان کے پختہ یعنے حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ روحہ العزیز اکبر مشائخ اور اعظم اولیا تھے اور خدا کی حجت اور خلیفہ بحق اور عالم کے قطب اور اوتاد کے مرجع تھے آپنے بہت ریاضتین کی تھین اور بہت کرامتین رکھتے تھے اور اسرار و حقائق مین نظر روشن اور کوشش کمال رکھتے تھے ہمیشہ مقام قرب و ہیبت مین رہتے تھے اور محبت کی آگ مین مستغرق تھے اور ہمیشہ تن کو مجاہدے مین اور دل کو مشاہدے مین مشغول رکھتے تھے اور احادیث اور روایات کے بیان مین آپ کو کمال حاصل تھا اور طریقت و حقیقت مین آپ بےمثل تھے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اس طریقے مین جو کچھ تھے وہی تھے کہ جنھون نے جھنڈا جنگل مین نکالا اور آپکے کمالات چھپے نہین ہین یہان تک کہ حضرت جُنید بغدادیؒ نے فرمایا کہ بایزید بسطامیؒ ہم لوگون مین ایسے ہین کہ جیسے ملائکہ مین جبرئیل علیہ السّلام اور یہ بھی حضرت جنیدؒ نے فرمایا ہے کہ تمامی چلنے والون یعنی سالکون کی دوڑ دھوپ کی نہایت مقام توحید مین اور بایزیدؒ کی ابتدا برابر ہے بلکہ تمامی مردم جبکہ بایزیدؒ کی ابتدا کے قدم پر پہونچتے ہین وہین رہ جاتے ہین اور گم ہوجاتے ہین اور مقام محویت مین متحیر رہتے ہین اور دلیل اسکی یہ ہے کہ اگر کوئی دو سو برس تک باغ معرفت مین سیر کرے تب شاید کہ ایک پھول اسیر ایسا جیسے کہ ہم سب بے شگفتہ ہوئے ہین شگفتہ ہو شیخ ابو سعید ابو الخیرؒ کہتے ہین کہ اٹھارہ ہزار عالم کو بایزیدؒ سے پُر دیکھتا ہون اور پھر بایزیدؒ کو درمیان مین نہین پاتا یعنے بایزیدؒ خود حق مین محو و گم ہے اور کہتے ہین کہ حضرت بایزیدؒ کے دادا آتش پرست تھے اور آپ کے والد بسطام کے بزرگون سے تھے اور جسوقت کہ اپنی والدہ کے پیٹ مین تھے اسیوقت سے

حضرت بایزیدؒ فرماتے ہین کہ مین ایک رات کو جنگل مین تھا اور گدڑی لپیٹے پڑا تھا مجھکو نہانے کی
ہوگئی اُس رات جاڑا بہت پڑ رہا تھا مینے چاہا کہ غسل کرون نفس نے سُستی کی اور کہا کہ ذرا صبر کر
کہ آفتاب نکل آوے تب آرام سے دُھوپ مین نہانا جب مینے نفس کی کاہلی دیکھی تو مین سمجھا کہ اب نماز
قضا ہوئی مین اُسیطرح گدڑی سمیت برف کو توڑ کر نہایا اور اُسی طرح گدڑی مین بیٹھا رہا یہانتک کہ
تمام گدڑی پر برف جم گئی لیکن مینے اُسکو اپنے سے جُدا نکیا جبکہ آفتاب نکلا تو برف کھُلی اور
گدڑی سُوکھی لیکن پھر مینے تمام جاڑے یہی ورد رکھا کہ روز نہاتا اور بھیگی گدڑی اوڑھے بیٹھا
رہتا اور ایک روز تو ایسا ہوا کہ مین نفس کو کاہلی کی سزا دینے کے لیے ستّر بار نہایا اور
ہر بار بیہوش ہو ہو گیا کہتے ہین کہ ایک رات حضرت بایزیدؒ قبرستان کی طرف سے
آرہے تھے ایک جوان کہ بسطام کے بزرگون کی اولاد مین تھا بربط بجاتا جاتا تھا جب
قریب حضرت بایزیدؒ کے پہونچا تو آپ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم فرمایا جوان نے بربط
آپکے سر پر دے مارا آپ کا سر بھی پھُوٹا اور بربط بھی ٹوٹ گیا حضرت بایزیدؒ اپنے گوشے کی طرف
چلے آئے جبکہ صبح ہوئی تو آپ نے بربط کی قیمت اور ایک طباق حلوے کا اُس جوان کے پاس بھیجا اور
عذر کہلا بھیجا کہ بھائی کل رات کو تمنے اپنا بربط میرے سر پر مار کر توڑ ڈالا یہ اُسکی قیمت ہے دوسرا خرید لو
اور یہ حلوا کھاؤ تاکہ اُسکے ٹوٹنے سے جو غصّہ اور رنج کہ تمھارے دل کو پہونچا ہے رفع ہوجاوے جب جوان نے
یہ باتین سُنین تو دوڑا آیا اور حضرت بایزیدؒ کے قدمون پر گرا اور توبہ کی اور بہت رویا اور کئی
ایک جوان اُسکو دیکھکر تائب ہوئے اور یہ سب حضرت بایزیدؒ کے اخلاق کی برکت سے ہوا۔
کہتے ہین کہ ایک روز آپ اپنے مُریدون کے ساتھ ایک تنگ کوچے سے جا رہے تھے آپ نے ایک کُتّے
کو دوسری طرف آتے دیکھا آپ لوٹ آئے اور کُتّے کے واسطے راستہ خالی کردیا آپکے مُریدون
سے ایک مُرید کے دل مین یہ بات گذری کہ حق تعالیٰ نے تو آدمی کو بزرگ کیا ہے اور شیخ العارفین
نے باوجود اِس مرتبے کے اور ہم سب مُریدون صادق کے کہ آپکے ہمراہ ہین یہ کیا کام کیا
کہ کُتّے کے واسطے آپ بھی لوٹے اور ہم سب کو بھی لوٹایا۔ تاکہ وہ چلا جاوے گویا کہ ہم سب پر